میت پر رونے والوں سے میت کو عذاب ہونے کی وضاحت

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ایک پوسٹ میں یہ حدیث لکھی ہے : "میت کو زندہ کے رونے سے عذاب دیا جاتا ہے۔" کیا یہ حدیث درست ہے ؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! یہ حدیث کتبِ حدیث میں موجود ہے۔ چنانچہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "إن الميت ليعذب ببكاء الحي" ترجمہ : زندہ کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔ (صحیح مسلم، جلد 3، صفحہ 41، رقم الحدیث : 2145، مطبوعہ : ترکیا)

اس کا ایک مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر عذاب سے مراد عذاب ہی ہو، تو یہ وعید اس شخص کے لئے ہوگی، جو یہ وصیت کرکے مرا ہو کہ مجھ پر چلا چلا کر رونا، نوحہ کرنا وغیرہ۔ ایسے شخص کو اس کے گھر والوں کے چلا کر رونے اور نوحہ کرنے سے عذاب ہوگا کہ وہ گناہ کا سبب بنا ہے، ورنہ اگر اس نے وصیت نہیں کی، تو اسے عذاب کیوں ہوگا؟ قرآن پاک میں اللہ رب العزت نے واضح لفظوں میں ارشاد فرمادیا کہ کوئی بھی جان کسی دوسرے کے کئے اعمال کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ : "اس حدیث پاک میں عذاب سے مراد تکلیف ہے یعنی میت کے گھر والے جب چلا چلا کر روتے ہیں، تو میت کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔"

البتہ! یاد رہے کہ میت کی فوتگی کی وجہ سے شدت غم سے آنسو نکل آئے اور چیخ وپکار کے بغیر رونا آجائے، تو اس میں شرعاً حرج نہیں۔

محدث کبیر علامہ ملا علی قاری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: واختلف العلماء فیہ: فذھب الجمھور إلی أن الوعید في حق من أوصی بأن یبکی علیہ، ویناح بعد موتہ، فنفذت وصیتہ، فھذا یعذب ببکاء أھلہ علیہ و نوحھم; لأنہ تسببہ، وأما من بکوا علیہ وناحوا من غیر وصیۃ فلا; لقولہ تعالی: {ولا تزر وازرۃ وزر أخری} ترجمہ: علماء کا اس حدیث میں اختلاف ہے، جمہور کا موقف یہ ہے کہ یہ وعید اس شخص کے حق میں ہے، جس نے خود پر رونے اور نوحہ کرنے کی وصیت کی ہو اور اس کی وصیت نافذ ہو گئی، تو ایسے شخص کو اس کے گھر والوں کے رونے اور نوحہ کی وجہ سے عذات ہوتا ہے، کہ یہ اس کا سبب بنا اور جو لوگ میت کی وصیت کے بغیر خود ہی روئیں اور نوحہ کریں، تو اس کا عذاب میت کو نہیں ہوتا کہ اللہ رب العزت کا فرمان موجود ہے کہ: کوئی بوجھ اٹھانے والی جانے دوسری کا بوجھ نہیں اٹھاتی۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد 03، صفحہ 1233، دار الفکر، بیروت، لبنان)

مرقاۃ المفاتیح میں ہے "قال میرك نقلا عن التصحیح: اختلفوا في تعذیب المیت ببکاء أھلہ علیہ۔۔۔ ۔۔۔ قال: وعندي واللہ أعلم أن یکون المراد بالعذاب ھو الألم الذي یحصل للمیت إذا سمعھم یبکون، أو بلغہ ذلك، فإنہ یحصل لہ تألم بذلك، واللہ أعلم." ترجمہ: محدث میرک نے تصحیح کے حوالے سے نقل فرمایا کہ اہل میت کے اس پر رونے میت کو جو عذاب ہوتا ہے اس کی مراد میں اختلاف ہے، انہوں نے فرمایا: اور میرے نزدیک اس سے مراد یہ ہے (اور اللہ تعالی زیادہ بہتر جانتا ہے) کہ عذاب سے مراد وہ تکلیف ہو جو میت کو اس وقت حاصل ہوتی ہے جب وہ ان کا رونا سنتا ہے یا اسے ان کے رونے کی خبر پہنچتی ہے کہ اس سے اس کو تکلیف پہنچتی ہے۔ اور اللہ تعالی زیادہ بہتر جانتا ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد 03، صفحہ 1242، دار الفکر، بیروت، لبنان)

مرقاۃ المفاتیح میں ہے "(لا یعذب بدمع العین، ولا بحزن القلب) بل یثاب بھما إذا کانا علی جھۃ الرحمۃ" ترجمہ: آنسوؤں سے رونے اور دل غمگین ہونے پر عذاب نہیں ہوتا بلکہ ان پر تو ثواب ہوتا ہے جبکہ یہ رحمت کی بنا پر ہو۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد 3، صفحہ 1233، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

فتاویٰ رضویہ میں ہے "چِلاّ کے رونے سے مُردے کو ضَرر و تکلیف ہوتی ہے۔۔۔ چلاّ کے رونے سے زندے پریشان ہوجاتے ہیں اِیذا پاتے ہیں نہ کہ مُردہ جس پر ابھی ایسی سخت تکلیف چلاّنے کی گزرچکی ہے اس کی پریشانی اس کی ایذا (تکلیف)، بیان سے باہَر ہے۔۔۔ علماء فرماتے ہیں: المراد بالعذاب ھو الالم الذی یحصل للمیّت اذ سمعھم یبکون اوبلغہ ذلک فانہ یحصل لہ تألم بذٰلک (فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ 480، 481، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد نوید چشتی عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3938

تاریخ اجراء: 19ذوالحجۃ الحرام 1446ھ/16جون 2025ء